© rasailojaraid.com

علامہ شہید کی کچھ یادیں کچھ باتیں

تحریر
جناب شیخ محمد نعیم بادشاہ لاہور

یوں تو شہید ملت حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر سے بے شمار ملاقاتوں کا شرف حاصل ہے لیکن آج میں حضرت علامہ سے متعلق محبت کا ایک منفرد واقعہ سپرد قلم کر رہا ہوں میری عمر تقریباً آٹھ دس سال کی تھی جب سے میں جامع مسجد چینیانوالی میں رمضان المبارک میں حضرت علامہ صاحب کی اقتداء میں قرآن کریم اور اس کا خلاصہ سنتا رہا نیز رمضان المبارک حضرت کی خصوصی دعا میں بھی شرکت کرتا اور جامع مسجد چینیانوالی میں مستقل جمعۃ المبارک کی ادائیگی کا بھی شرف حاصل رہا اور حضرت قائد سے عقیدت بھی پروان چڑھتی رہی ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفےٰ میں قائد محترم سے خصوصی تعلق رہا تقریباً ہر روز ان سے ملاقات ہوتی اس کے بعد بھی ان سے مسلسل رابطہ رہا ۲۷ فروری ۱۹۸۱ء کو میری شادی کا دن مقرر تھا۔ میں شادی کا دعوت نامہ لے کر حضرت علامہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور تقریب میں تشریف لا کر اپنی عزت افزائی کی درخواست کی حضرت نے وعدہ فرمایا کہ میں انشاءاللہ ضرور آؤں گا۔ میری بدقسمتی ہی سمجھیے کہ ۲۷ فروری کو ضروری کام کی وجہ سے وہ میری شادی میں تشریف نہ لا سکے میرا چونکہ حضرت علامہ سے خصوصی تعلق تھا اس لئے مجھے رنج ہوا اور چینیانوالی مسجد میں نماز جمعہ کے لئے جانا چھوڑ دیا دو ہفتے ہی گزرے ہونگے کہ علامہ صاحب کا پیغام بذریعہ حاجی بشیر عتیق صاحب جو کہ میرے اور علامہ صاحب کے مشترکہ دوست ہیں، ملا کہ مجھے ملیں۔ لیکن میں کم عقلی اور کم عمری کی وجہ سے ملاقات کے لئے حاضر نہ ہوا اگلے جمعۃ المبارک کو علامہ صاحب کا پھر پیغام ملا کہ مجھے فوری طور پر ملو۔ میرے والد محترم حاجی شیخ عبدالرحمن صاحب نے مجھے فرمایا کہ بیٹا تم بھی کیسے کارکن ہو کہ اپنے عظیم قائد اور رہنما کی مجبوریوں اور مصروفیتوں کو نہیں دیکھتے اور ان سے شکوہ کناں ہو فوراً حضرت علامہ صاحب کے گھر مٹھائی لے کر جاؤ اور سب سے پہلے اپنی اس حکم عدولی پر معذرت کرنا اس دوران میں بھی اپنی غیر حاضری پر پیشان تھا اور قائد سے ملنے کو دل بھی تڑپ رہا تھا میں اپنے عزیز دوست شیخ منیر عالم کے ہمراہ رات کو حضرت کی رہائشگاہ پر پہنچا مجھے دیکھ کر مسکرائے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور گلے سے لگا لیا اور فرمانے لگے کہ میں کسی مجبوری کی وجہ سے شادی پر نہیں آسکا شادی بیاہ کے موقع پر مٹھائی ہوتی ہے اور پلاؤ زردہ مٹھائی لے آئے ہو کھانا میں کسی وقت گھر آکر کھالوں گا میری خوشی کی انتہا نہ رہی میں نے عرض کیا علامہ صاحب کھانے کے لئے مجھے کوئی وقت عنایت فرمادیں؟ انہوں نے فرمایا میں جس دن بھی فارغ ہوا چلا آؤں گا۔ پھر ایک دن میں نے فون پر بات کی تو فرمانے لگے میں آج رات ہی تمہارے ہاں آؤں گا تو میں نے عرض کیا کہ میں لینے کے لئے آؤں تو فرمانے لگے (میاں محمد جمیل صاحب ایم اے سیکرٹری جنرل جمعیت اہلحدیث لاہور) میرے پاس بیٹھے ہوتے ہیں اور میاں صاحب کو آپ کے گھر کا علم ہے ہم خود ہی آجاتے ہیں (یاد رہے کہ میاں محمد جمیل صاحب ان دنوں میرے گھر کے قریب جامع مسجد مقدس اہلحدیث مکھن پورہ میں خطیب تھے)

نماز عشاء کے قریب حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحب اور حافظ میاں محمد جمیل صاحب میرے گھر تشریف لائے ہم سب نے مل کر کھانا کھایا۔ کھانے سے فراغت کے بعد مجھے گلے لگا کر فرمانے لگے۔ کہ اب تو کوئی شکوہ نہیں ہے تو میری آنکھوں سے فرط محبت سے آنسو نکل آئے کہ کہاں قائد عالم اسلام اور کہاں میں معمولی کارکن۔

بقیہ :۔ عالمی شہرت یافتہ مفکر

تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے آمین۔

شخصیت

علامہ مرحوم علم و عمل کے پیکر، صبر و تحمل کے کوہ گراں، انسانی عظمت کے نشاں حق و صداقت کی آواز، توحید و سنت کے داعی، جمہوریت کے علمبردار، دین اسلام کے مبلغ، عاشق رسول ؐ اور نابغہ روزگار انسان تھے۔

علامہ مرحوم علم و عمل میں سربلند، حسن و جمال میں ممتاز، دولت و ثروت میں غنی، تقریر و تحریر میں روشن اور سیاست میں بے مثال تھے۔ دنیاوی و دینی ہر خوبی سے آراستہ، وجیہہ اور بارعب شخصیت اور ایک لاثانی انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ ان پر کروڑ کروڑ اپنی رحمتیں نازل فرمائے آمین۔

© rasailojaraid.com